www.emarsiya.com

نظامِ عدل

حادث علوم بنتے ہیں ہو جاتے ہیں تمام

انتساب

چچا سید جواد حسین ابن سید غلام حسن مرحوم

اور

چچا سید عباس حسین ابن سید غلام حسن مرحوم

کے نام

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظامِ عدل

(۱)

حادث علوم بنتے ہیں، ہو جاتے ہیں تمام
علم قدیم کی نہ سحر ہے نہ ہوگی شام
علم قدیم چاہتا ہے عدل کا نظام
اظہارِ حسن و قبح کریں تا کہ خاص و عام
ایسا نظام جو رخ کردار کھول دے
کانٹا عمل کے ساتھ ارادہ بھی تول دے

(۲)

میزان فیصلہ کرے ہر حُسن و قبح کا
نیکی بدی سے ہو متناسب جزا سزا
محنت ہو جس کی اُس کو ہو محنت کا فائدہ
بھگتان بھی وہ بھگتے ہو جس کا کیا دھرا
جس کا ہو جو مقام اُسی کا مقام ہو
ہاں عدل ہو غضب میں تو رحمت کا کام ہو

(۳)

ایسے نظام پر متعین ہوئی حیات
آئی حیات آ گئی حرکت میں کائنات
حرکت کا لازمہ متحرک میں حادثات
حادث کی ذات ذات میں ڈھلنے لگیں صفات
جیسا مزاج ویسا ہی جلوہ تھا ذات میں
انسان انتخاب رہا کائنات میں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

انساں میں صاف صاف ہیں یہ تین خصلتیں
اپنے کہے کو کہہ کے بھی جب چاہیں میٹ دیں
چنگاری بھس میں ڈالیں بھی انجان بھی رہیں
بد خواہی بھی ہوں خیر سگالی بھی نیتیں
کردار کی تکمیل انہیں خصلتوں میں ہے
یا قول یا عمل میں ہے یا نیتوں میں ہے

(۵)

فطرت کے ان ٹھکانوں پہ ہیں نصب کیمرے
حاضر فضا کے پردے ہیں تصویر کے لئے
پردے پہ آپ، لیٹے ہوں بیٹھے ہوں یا کھڑے
کچھ بولتے ہوں کرتے ہوں یا کچھ ہوں سوچتے
دیکھا فضا میں محو سفر خود جناب ہیں
جو مشغلے ہیں آپ کے سب ہمرکاب ہیں

(۶)

واقف نہیں تھے ہم تو سپید و سیاہ سے
ہم چاندنی ہی لیتے رہے روئے ماہ سے
دوری گھٹائی ہم نے فضاؤں کی راہ سے
سائنس نے یہ پردے اٹھائے نگاہ سے
آواز کے یہ تار بکھرتے نہیں کبھی
زندہ فضا میں لفظ ہیں مرتے نہیں کبھی

(۷)

میں نے کہا غلط تو غضب اور کر دیا
میرے کہے کا ٹیپ میرے آگے دھر دیا
پھر اک بٹن سے ربط فضا ٹیپ پر دیا
آواز سے مری میرے کانوں کو بھر دیا
گو لاکھ وہم و فہم کے میداں میں رن پڑا
آخر کو جیتی مکھی نگلتے ہی بن پڑا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

یہ تو محض کرشمہ ہے وقتی ریکارڈ کا　　　کچھ بولے آپ گونج سے تھرا گئی فضا
ہر لفظ ارتعاش میں ڈھلتا چلا گیا　　　اس کو ریکارڈر نے فضا میں پکڑ لیا
مت سمجھیں قید آپ کی آواز ہو گئی
اب وہ فضا میں وقت کا اک راز ہو گئی

(۹)

جانے فضا میں بند ہیں مدت سے کتنے راز　　　کوشش ہماری ہے کہ کھلیں مدتوں کے راز
امید ہے کہ پائیں فضا سے ہم اپنے راز　　　شاید ریکارڈر کرے افشا ہمارے راز
کاش اگلا دور آج کے ہو دسترس کی بات
معلوم ہوں ہماری برسہا برس کی بات

(۱۰)

ٹیکنالوجی کچھ آگے جو الفاظ سے بڑھی　　　حرکت جو دست و پا میں کسی کام سے ہوئی
بحر فضا کی لہروں میں ہلچل سی مچ گئی　　　تصویر سارے کام کی لہروں نے کھینچ لی
فوٹو ہمارے کام کے تیار ہو گئے
یا ہم عمل میں اپنے گرفتار ہو گئے

(۱۱)

اکثر خلاف ورزیاں سرحد کی ہوتی ہیں　　　رکھتی ہیں ایسے کیمرے اب تو حکومتیں
لہروں کی تھرتھری سے جو فوٹو بنا سکیں　　　دے کر گیا جہاز فضا کو جو حرکتیں
وہ کیمرے میں کھنچ کے سب اکبار آ گئیں
بن کر جہاز و رفعت و رفتار آ گئیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

اچھا برا یہ بند مگر ظلمتوں میں ہے
ظاہر ہیں قول و فعل ارادہ دلوں میں ہے
انجام قول و فعل کا ذہنیتوں میں ہے
انساں کے قول و فعل کی رگ نیتوں میں ہے
اس ہے نہیں میں ''ہے'' کی بھی تصویر چاہیے
نیت سی غیر شے کی بھی تصویر چاہیے

(۱۳)

سب کو خدا بچائے مرض کے وبال سے
پہلے مرض پکڑتے تھے نبضوں کی چال سے
اب کیمرے بناتے ہیں فوٹو کمال سے
ملتے ہیں یہ مریض کے اندر کے حال سے
فوٹو نہ ہو تو کچھ نہ سنے گا کوئی طبیب
بے ایکسرے دوا بھی نہ دے گا کوئی طبیب

(۱۴)

اس کیمرے میں تن کی چھپی حالتیں بھی ہیں
اس ایکسرے میں دل کی دبی دھڑکنیں بھی ہیں
اس ایکسرے میں خون سے جمتی رگیں بھی ہیں
اس ایکسرے میں ذہن کی گھبراہٹیں بھی ہیں
یہ ریز لا رہی ہیں اندھیرے کو ضو تلک
یہ ریز جا رہی ہیں تصور کی رو تلک

(۱۵)

ذہنی تصورات 'توہم' ہوا ہوس!
کیا صرف یادداشت کی حد تک یہ سب ہیں بس
سب کانشس نہیں ہیں تو ہیں نان کانشس
اس حد تلک تو رکھتی ہے سائنس دسترس
کچھ بھی بغیر فکر و ارادہ بنا نہیں
مصنوع کی فنا سے مُسبب فنا نہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

ہوں جس غرض یہ فکر و ارادہ بروئے کار ہوتا ہے ویسا ذہن کی لہروں میں خلفشار
سایہ ہو جیسا ذہن کی لہروں کا بار بار اعضا پہ ویسی ہوتی ہے تصویر آشکار
سب قول و فعل دامِ غرض کے ہی صید ہیں
ہم اپنے لفظ و حرکت و نیت میں قید ہیں

(۱۷)

سائنس کہہ رہی ہے نہیں گفتگوئے دیں موجود یہ نظام فضا میں ہے بالیقیں
ایجادیں انگنت انھیں بنیادوں پر ہوئیں کس کا نظام ہے اُسے اس کی خبر نہیں
عقلاً محال فکر بشر سے یہ کام ہے
کس کا یہ بے شعور فضا میں نظام ہے

(۱۸)

ہر مکتب خیال میں یہ بات تو ہے طے خالق نے خلق کی نہیں بیکار کوئی شے
درکار بنسری تھی اُگادی زمیں سے نے آخر اس انتظام کی کوئی غرض تو ہے
یہ بن رہی ہیں لفظوں کی زنجیر کس لئے
یہ کھنچ رہی ہیں کاموں کی تصویر کس لئے

(۱۹)

چھپتا قویٰ پہ ہے عکس دماغ کیوں باوصفِ عقل و ہوش کہے بڑھ کے کوئی یوں
جاں کی امان پاؤں تو کچھ عرض میں کروں گر آپ اعتنا سے نوازیں تو کچھ کہوں
قدرت کے عدل و داد کو اب مان لیجئے
مرنا تو ہے معاد کو اب مان لیجئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

جو زندگی ہو موت سے وہ زندگی معاد دنیا کی کامیابی و شرمندگی معاد
انسان کے عمل کی درخشندگی معاد روئے نظام عدل کی تابندگی معاد
دارالعمل کی نشاۃِ ثانیہ کی سحر
برحق ہے یوم دین کی عدلیہ کی سحر

(۲۱)

آجائے زیرِ غور ذرا دین کی بھی بات رگ جانتا تھا خلق کی خلاق کائنات
انساں کو کہہ کے احسن تقویم دی حیات طینت سے باخبر تھی مزاج آفریں کی ذات
چاہا ہو بے عدیل عدالت معاد میں
نقطہ بھی ظلم کا نہ لگے عدل و داد میں

(۲۲)

سیرت کا تجزیہ جو بنا بر جزا کیا ان خصلتوں ہی پر ملا بندش کا عندیہ
لعل وخذف سے قول کے کانوں کو بھر دیا کاموں کا راز دار فضا کو بنا لیا
جو چھاؤں تھی دماغ کی تن میں اتار دی
نیت شعاع من کی تھی من میں اتار دی

(۲۳)

آباد میٹھا در میں مرے ایک دوست تھے انیس سو بیاسی (۱۹۸۲ء) میں واشنگٹن گئے
اک روز آپ بیتیاں بتلانے وہ لگے حیراں ہوا میں مارکیٹ اسٹورز دیکھ کے
دنیا کی چیز کون سی ملتی یہاں نہیں
انمول شے پڑی ہے کوئی پاسباں نہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

گھومے پھرے پسند کی چیزیں نکال لیں　　کچھ بیگ میں چھپالیں ٹرالی میں کچھ دھریں
خالی ٹرالی کر دی ادا قیمتیں جو کیں　　جو بیگ میں چھپی تھیں وہ چیزیں چھپی رہیں
آگے بڑھا سنبھالے جو گٹھری برائی کی
اب گیٹ پر پولیس نے مری پیشوائی کی

(۲۵)

وہ اک مجسٹریٹ کی پیشی میں لے گئی　　بولا مجسٹریٹ ہے چوری بلا بُری
میں نے کہا بُری ہے مگر میں نے کب ہے کی　　تصویر میری ٹی وی پہ بس ناچنے لگی
بولا کہ لیجئے چوری کی دولت بھی دیکھئے
دولت چراتے چور کی صورت بھی دیکھئے

(۲۶)

زنجیر میں، میں اپنے کئے کی جکڑ گیا　　اپنا کیا زمیں میں مجھے لیکے گڑ گیا
برسوں کا پیڑ جھوٹے بھرم کا اکھڑ گیا　　میرا دل و دماغ اچنبھے میں پڑ گیا
آزادیوں کو جکڑے نگہبانیاں بھی ہیں
ساماں کُھلے چھپی ہوئی نگرانیاں بھی ہیں

(۲۷)

نعمات سے بھری ہوئی یہ ساری کائنات　　پہرے بغیر آٹھ پہر یہ نوادرات
ہر شے پہ رکھی جاتی ہے انسان کی حیات　　چوروں سے بے خبر تو نہیں تھی خدا کی ذات
نعمات نے کھلے کھلے ماحول پائے ہیں
انساں کے دست غیب پہ پہرے بٹھائے ہیں

Scanned with CamScanner

(۲۸)

قرآن ہے زمان و مکاں کی زبانوں پر
دائر ہیں لکھنے والے عمل کے ٹھکانوں پر
ہم کو یقیں ہے آنکھ کے دیکھے بیانوں پر
ہیں دائیں بائیں دونگراں دونوں شانوں پر
کیا مخمصے میں تم ہو ابھی تک پڑے ہوئے
ہر گام پر ہیں میرے نگہباں کھڑے ہوئے

(۲۹)

حق ہے کہ دانے دانے کو مالک شگاف دے
مُردے نکالے زندوں سے زندوں کو مُردوں سے
چاہے تو اپنی فردِ عمل ہم ہوں خود بنے
لب پر ہو مہر اپنی کتھا عضو خود کہے
الفاظ اپنے ٹیپ زباں ہو گئے ہوئے
ہوں اپنی فلم آنکھ کے پردے لئے ہوئے

(۳۰)

کیا مس کیا تھا پکڑا تھا کیا ہاتھ بول دیں
بھاگے کہاں سے ٹھہرے کہاں پاؤں خود کہیں
کان آپ شرحِ نفرت و ذوق غنیٰ کریں
اُگلے دماغ قبل عمل کیا تھا ذہن میں
بتلائے جلد اُس کے جو دامن میں راز ہے
گھر بند ہے، کھلا ہوا آنگن میں راز ہے

(۳۱)

کہتا ہو بند بند جو اپنے کئے کا حال
مجرم کو کیا ہو جرم سے انکار کی مجال
اب خود سمجھ لیں کس کا فضا میں بچھا ہے جال
لاسا ہے پات پات جو پنچھی ہے ڈال ڈال
تحریم دستِ غیب کا مضبوط کام ہے
حفظِ نوادرات کا محکم نظام ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

حفظ نو ادرات کہ محفوظ حق رہے ناحق کوئی بشر نہ کسی کو ستا سکے
نادار پر جو جبر توانا کوئی کرے جابر کو آہ بھی دلِ مجبور کی لگے
آواز جرم کی ہے کہ مجرم بھی ہے کوئی
مظلوم ہے جہاں وہیں ظالم بھی ہے کوئی

(۳۳)

افغان کی فغاں ہو کہ زاری عراق کی ہے بازگشت تمکنت و طمطراق کی
انساں حقیر جنس ہے نسیاں کے طاق کی ہے ظلم کا بھی دیو یہ مورت نفاق کی
فولاد بھی فنا ہے فنا ہے حدید بھی
بُش کو بتا دو تھا کوئی ظالم یزید بھی

(۳۴)

اس کو بھی تیری طرح قیادت کا خبط تھا طالب امامِ وقت سے بیعت کا وہ ہوا
اصرار سخت ظلم کا آغاز ہو گیا بیعت نہیں میں کرنے کا شبیرؑ نے کہا
مرکز سے اپنے ہٹ کے قیادت نہ جائے گی
قبضے میں ظالموں کے امامت نہ جائے گی

(۳۵)

شبیرؑ تھے تو سب تھے اسی اعتقاد کے ساتھی تھے خوش نہاد شہِ خوش نہاد کے
یکساں امام و مقتدی سب عدل و داد کے ایمان میں ڈھلے ہوئے پیکر جہاد کے
بچے جوان بوڑھے غضب کربلا کے تھے
کیا ہمھے جہادِ بنِ عوسجہ کے تھے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

رعشے سے دست و پا کے کھڑے ہو نہ سکتے تھے　　آنکھوں پہ تھے لٹک کے پپوٹے پڑے ہوئے
ہو جس کا ایسا حال وہ گھوڑے پہ کیا چڑھے　　اصحاب کی مدد سے جو اسوار ہو گئے
ماتھے پہ باندھا آنکھ پہ لٹکے نقاب کو
لوٹا کے لائی جیسے ضعیفی شباب کو

(۳۷)

حملہ کیا کہ دشت میں بھونچال آ گیا　　گرمی میں شامیوں کا بدن تھرتھرا گیا
جو منہ پر آیا خون میں اپنے نہا گیا　　منہ کا نوالہ سمجھا تھا جو منہ کی کھا گیا
دشمن کی بدنصیبی کھڑی ہاتھ ملتی تھی
اس طرح زخمی ہاتھ سے تلوار چلتی تھی

(۳۸)

زخموں سے خوں گیا تو نقاہت ہوئی کمال　　مسلمؑ کو پشت زیں پہ سنبھلنا ہوا محال
کہتے ہوئے زمیں پہ گرے جب ہوئے نڈھال　　اللہ عافیت میں رہے فاطمہؑ کا لال
صدمہ ہوا کمال شہِ مشرقین کو
تھامے حبیبؓ لاش پہ لائے حسینؑ کو

(۳۹)

اُکھڑی تھی سانس حلق میں آواز تھی پھنسی　　بولے حبیبؓ ہائے مصیبت نصیب کی
جو راہ ہے تمہاری وہی راہ میری بھی　　کیسے کہوں کہ مجھ سے وصیت کرو کوئی
انگلی سے سوئے شاہ اشارہ مگر کیا
ہُشیار شہ سے، گویا یہ کہہ کر سفر کیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

لاشہ اُٹھا کے گنجِ شہیداں میں لائے شاہ　　لاشوں کے ساتھ رکھ کے جو کھینچی جگر سے آہ
وہ دو پہر کی دھوپ ہوئی جل کے سب سیاہ　　اُٹھے تو آگے تھا کوئی بارہ برس کا ماہ
تم کون، بولا ابنِ بن عوسجہ ہوں میں
اذنِ جہاد کا متمنی کھڑا ہوں میں

(۴۱)

اطفال اور خیمے کے اندر بہت سے ہیں　　کہتے ہیں بابا کہتے تھے لشکر ہم اُن کے ہیں
کیا اشقیا حضور کو بے یار سمجھے ہیں　　تنہا نہیں ہیں آپ ابھی ہم جو جیتے ہیں
ہم جنگ جب کریں گے تو چھکّے چھڑائیں گے
اعدا دکھا کے پیٹھ ہمیں بھاگ جائیں گے

(۴۲)

بولے گلے لگا کے وہ سب سچ جو کہتے ہو　　شوہر کا غم بہت ہے نہ غم ماں کو اور دو
کرنا جہاد پہنچو تو عمرِ جہاد کو　　'قاسم' وہ بولا' شہ نے کہا ان کی مت کہو
قاسم کا میں ولی ہوں تو رخصت کروں گا میں
اذنِ ولی نہیں نہ تمہیں جانے دوں گا میں

(۴۳)

مسلم ہوئے شہید تمہارے تھے جو ولی　　ماں ہے تو مانگ اُسکی ہے اجڑی ابھی ابھی
بیوہ تمہاری ماں ہے ولیہ بھی ہے وہی　　کیا صبر ایسی ماں کرے تم جیسا لال بھی
انکار گرچہ کرنے کی عادت ہمیں نہیں
کیا کیجئے کہ ماں کی اجازت تمہیں نہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

وہ بولا ہم انہیں کی اجازت سے آئے ہیں
جنگی لباس پر جو یہ زیور سجائے ہیں
ہتھیار میرے تن پہ یہ ماں نے لگائے ہیں
ماں کی رضا ہے پاؤں جو رن کو بڑھائے ہیں
فوجوں سے ہٹنے کا نہیں ڈٹنے کا حکم ہے
ہو کر شہید رن سے پلٹنے کا حکم ہے

(۴۵)

بیٹا تو کہہ رہا تھا اجازت کا ماجرا
خیمے کے در سے آنے لگی ناگہاں صدا
قربانیوں کا روز ہے اے سبطِ مصطفیٰ
رد کیجیو نہ ہدیہ مرا بہرِ کبریا
قربان ہوں کریمی کے آقا قبول ہو
پاؤں مراد بیوہ کا ہدیہ قبول ہو

(۴۶)

کیا حوصلہ تھا بیوہ مسلم کا اے اثر
فدیہ نہ اُن کا روک سکے شاہِ بحر و بر
ماں سے بچھڑ کے رن کو جو جانے لگا پسر
رقت سے شاہ جھک گئے مسلم کے لال پر
صدمے سے بیقرار جو ہونے لگے حسینؑ
باہیں گلے میں ڈال کے رونے لگے حسینؑ

Scanned with CamScanner